ॐ

آستک ناستک سنواد

مصنفہ

شری سوامی شوانند جی سرسوتی رکھی کیش

پبلشرز

اوم پبلیکیشن لیگ ← لوہاری منڈی لاہور

پہلی بار   تعداد ۱۰۰۰   قیمت ہر

اوم

کہاں کا پردہ کدھر ہے مخفی کب اُس کا مکھڑا نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہ کا ہے وگرنہ کب وہ حجاب میں ہے

لالہ گورکھ ناتھ ننده نے امرت ایلکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور میں باہتمام پنڈت دھرم چند بھارگو بی۔ ایس۔ سی چھپوا کر اوم پبلیکیشن لیگ لوہاری منڈی لاہور سے شائع کی

اوم

ناستک آستک سنواد

ناستک - ارے آستک! دِکھاؤ نہ وہ تمہارا ایشور یا برہم جس کی نسبت تم ہر روز اِتنی اونچی اونچی باتیں کرتے ہو، کہاں ہے؟ اگر ایشور کی سچ مچ کوئی ہستی ہے تو میں اُسے اِسی وقت اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔

آستک - دیکھو میں ابھی تمہیں ایک ڈنڈا لگاتا ہوں۔ اب دِکھاؤ تمہارا درد کہاں ہے؟ میں اپنی آنکھوں سے تمہارا درد دیکھنا چاہتا ہوں۔

ناستک - کیسا بیہودہ سوال ہے۔ درد بھی کیا کوئی نظر آنے والی چیز ہے۔ اسے تو انسان خود محسوس کرتا ہے۔

آستک - بھائی ناستک! ٹھیک یہی حال ایشور کا ہے۔ اُسے بھی تم مترا تر دھیان، اور وچار سے ہی انوبھو کر سکتے ہو۔ اِن چمڑے کی آنکھوں سے وہ دیکھا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ وہ من اور اِندریوں کی پہنچ سے باہر ہے۔

ناستک - اگر ایشور اِندریوں کی پہنچ سے باہر ہے تو اُس کی کوئی ہستی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک باطل خالی وہم ہے۔ ایک منفی خیال اور ردِ حاجت

کے شائقین کا تخیّل ہے۔ مَیں ایک ایسی منفی حالت جس میں کچھ بھی نہ ہو، حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے اُسے حاصل کرکے کوئی فائدہ نہیں ہوگا مجھے تو یہاں مختلف قسم کے اِندریوں کے وِشیوں کو بھوگ کر بہت ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اِس نفسانی آنند سے پرے اور کچھ نہیں ہے یہ تم کیا بے معنی باتیں کرتے ہو۔" اندریوں کی پہنچ سے پرے"؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ میرے خیال میں تم خواب دیکھ رہے ہو، یا شاید بادلوں میں اُڑ رہے ہو میں ایسی باتوں میں کبھی یقین نہیں کرسکتا۔ بھائی آستک! میں تو سائنسدان ہُوں۔ مجھے تو ایسے دُرست ثبوت چاہئیں۔ جیسے ہم سائینس کے کمرے میں تجربہ کرتے وقت دِکھاتے ہیں۔

آستک ہاہا ہاہا۔ بہت خُوب کہا۔ مجھے تمہاری حالت پر رحم آتا ہے اگر تمہارے سر پر دو سینگ ہوتے تو میں تمہیں ٹھیک طور پر گائے بھینس کہہ دیتا۔ تمہیں سائینس کے کمرے کے ثبوت چاہئیں۔ چہ خُوب۔ تم اُس لامحدود سرّ و یاپک ایشور کو اپنی شیشہ کی نالیوں، پیالیوں اور دوائیوں میں محدود کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ تمہاری سائینس کی تجربہ کرنیوالی مادی چیزوں کا منبع ایشور ہے۔ تمہارے پرمانو، اجزا اور پرتی ذرّے سب اُسی کے سہارے ہیں۔ اُس کے بغیر یہ پرمانو اور ذرّے حرکت نہیں کرینگے وہ انتریامی ہے۔ اُس کے بغیر آگ جل نہیں سکتی۔ اُس کے بغیر تم دیکھ نہیں سکتے، بول نہیں سکتے، سُن نہیں سکتے، سوچ نہیں سکتے۔ وُہ سائینس کے تمام قوانین کا بنانے والا ہے۔ زمین کی اپنی طرف کھینچنے کی طاقت، ذرّوں کی ایک دُوسرے کے ساتھ ملے رہنے کی طاقت وغیرہ سب قانون اُسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ اِس سرشٹی کے نمتّ وہی بنا ہے۔ اِس کو شردھا اور

اعتقاد کے ساتھ پرنام کرو۔ پھر تمہیں سب سائینسوں کی سائینس یعنی برہم ودیا کا پورا گیان حاصل ہوگا۔ اور اُس کی کرپا سے تم موکش حاصل کرسکوگے۔

ناستک۔ ارے! کوئی عقل کی بات کرو۔ کیا کوئی "سائینسوں کی سائینس" بھی ہے۔ میں نے آکسفورڈ اور ہارورڈ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی ہے۔ میں نے وہاں اس قسم کی سائینس کبھی نہیں سنی۔ تم صرف خواب ہی نہیں دیکھتے ہو، بلکہ جھوٹ بولتے ہو۔

آستک۔ دیکھو ناستک! ناشائستہ الفاظ مت استعمال کرو۔ تہذیب سے بات کرو۔ ایک شریف انسان بنو۔ سنو۔ شونک اور انگرس میں کیا گفتگو ہوئی تھی۔ شونک نے جو ایک بڑا گرہستی تھا، انگرس سے پوچھا:-

कस्मिन् भगवो विज्ञते सर्वमिदं विज्ञते भवति॥

اے بھگوان! وہ کیا چیز ہے جس کو جان کر یہ سب کچھ جانا جاتا ہے؟

انگرس نے جواب دیا۔ یہ سب ودیاؤں کی ودیا یعنی سب سائینسوں کی سائینس برہم ودیا ہے جس کو جان کر ابناشی برہم کا گیان ہوتا ہے۔

برہم ودیا یا سائینسوں کی سائینس کے ذریعہ تم وہ باتیں سن سکتے ہو جو موجودہ حالت میں تم نہیں سن سکتے۔ تم وہ چیزیں دیکھ سکوگے، جو اب تم کو دکھائی نہیں دے سکتیں۔ اُن باتوں کا تمہیں علم ہونے لگیگا۔ جو اِس وقت تم نہیں جان سکتے۔ تمہارا من اُس جگہ پہنچیگا جہاں اب اسکی رسائی نہیں جس طرح سونے کی کسی چیز کو جان کر سونے کی بنی ہوئی ہر ایک چیز کا گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ فرق صرف ناموں میں ہی ہوتا ہے لیکن سچائی یہ ہوتی ہے کہ وہ سب چیزیں سونا ہیں جس طرح ایک لوہے کی قینچی کو دیکھ کر لوہے کی ہر ایک چیز کا علم ہوتا ہے۔ سب چیزیں مختلف شکلیں اور نام

رکھتی ہیں۔ اصل میں لوہا ہی ہوتی ہیں۔ اِسی طرح اسے ناستک! یہ برہم ودّیا یا سائینسوں کی سائینس ہے۔

تمام دُنیاوی سائینسوں کی بنیاد برہم ودّیا یا ادھیاتم سائینس ہے۔ اگر تُم براہِ راست اِس سب سے بڑی سائینس کا گیان حاصل کر لوگے تو باقی سب دُنیاوی سائینس تمہارے علم میں خود ہی آجائے گی۔ ٹھیک اِسی طرح جیسے کہ مٹی کا گیان حاصل کر کے تمہیں اُن تمام چیزوں کے متعلق واقفیت ہو جائیگی جو مٹی سے بنی ہوئی ہیں۔ تمہیں کسی یونیورسٹی میں اِس سائینسوں کی سائینس کی تعلیم نہیں مِل سکتی۔ اسے تم ایک برہم شروتری یا برہم نشٹھ گُورو سے ہی اپنی اِندریوں اور من کو قابو کر کے سیکھ سکتے ہو۔ یہ سائینس ایک رشی یا مکت سنت ہی بنوں میں ایک درخت کے نیچے یعنی جنگل کی یونیورسٹی میں سِکھا سکتا ہے۔ وہاں تمہیں بڑے سخت قواعد اور اصُولوں کے مُطابق اپنا جیون بِتانا ہوگا۔ وُہ قواعد جو بھاگتے ہوئے من اور اِندریوں کو روکتے ہیں اور جو دُنیا کی کسی یونیورسٹی میں عمل پیرا نہیں۔

ناستک۔ وہاں طالب علموں کو کھانے کو کیا ملتا ہے؟ کیا وہاں ہوسٹل اور نفیس کمرے ہیں۔

آستک۔ بعض جگیاسو وایو بھکشن کرتے ہیں۔ وُہ اِس یوگ کے عمل کے ذریعہ چند روز صرف ہوا پر گزارہ کرتے ہیں۔ بعض کند مُول یا پودوں کی جڑیں ہی کھاتے ہیں۔ بعض ستّو کا آٹا کھاتے ہیں اور گھاس پھُوس کی جھونپڑیوں میں گنگا کے کنارے رہتے ہیں۔

ناستک۔ بس! اور وہاں انہیں مکھن، مٹھائی یا مُربہ و بسکٹ وغیرہ کبھی بھی نہیں ملتے پھل اور دودھ کے بغیر وُہ کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔

آستک :۔ مُربّے اور مکھّن مٹھائیاں، تم وہاں ان چیزوں کے خواب بھی نہیں لے سکتے۔ صحت کو قائم رکھنے کے لئے یہ چیزیں ضروری نہیں۔ یوگی مُدرا اور پرانایام کے ذریعے سمادھی میں داخل ہو جاتے ہیں اور امرت رس پان کرتے ہوئے بہت اُونچے درجے کی طاقت اور صحت قائم رکھتے ہیں۔ وہ اپنے سانس کو روک لیتے ہیں اور جتنے سال تک چاہیں زندہ رہ سکتے ہیں۔ مٹھائیاں، مُربّے وغیرہ یوگ کے عمل کے لئے موافق نہیں ہیں۔

ناستک ۔ لیکن میرا سوال تو تم نے حل نہیں کیا۔ میں کیسے ایشور کی ہستی میں یقین کر سکتا ہوں۔ جب میں اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھ نہیں سکتا۔

آستک ۔ تم دن کے وقت ستارے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن وہ اُس وقت بھی ہوتے ہیں۔ تم ابر میں سُورج نہیں دیکھ سکتے۔ گو سُورج اُس وقت بھی موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح گو تم ان جسمانی آنکھوں سے ایشور کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن وہ ضرور ہے۔ اگر تم دھیان کے عمل سے گیان چکشو یا نُوری آنکھیں حاصل کر لو تو ضرور اُسے دیکھ لوگے۔

ناستک :۔ بھائی آستک! میرا تو دِل یہی مانتا ہے کہ ایشور، امر آتما یا گیان چکشو یا آتمک آنند یہ فرضی چیزیں ہیں۔ دراصل ان کی کوئی ہستی نہیں یہ تمہارے ویدانتیوں اور بھگتوں کے فضول خیالات ہیں۔ جس طرح چونا سپاری اور پان کے پتے کو ملا کر سُرخ رنگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح پانچ تتو کے مل جانے سے یہ شریر بن جاتا ہے۔ یہ شریر ہی آتما یا رُوح ہے۔ اس جسم سے پرے اور کوئی چیز نہیں۔ نفسانی آنند سے بعید اور کوئی آنند نہیں۔ گوشت کا فلسفہ یا وروچن کا فلسفہ "کھاؤ پیو اور آنند اڑاؤ" مجھے ٹھیک جچتا ہے۔ ہمیں اِس جسم اور نفسانی چیزوں سے جتنا بھی سُکھ

آنند اور خوشی ملے بھوگنی چاہیئے۔ تپسیا کرنے اور اندریوں کو روکنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اندریوں کو کھلا چھوڑ دیں تاکہ نفسانی چیزوں کے ساتھ بہ خوب مزے لیں۔ یہی دانائی ہے۔ برت رکھنا۔ ہون دھارن کرنا۔ کنوارے رہنا، دھیان کرنا۔ یہ ایک جاہل انسان کے احمقانہ کام ہیں۔

آستک:۔ یہ دُنیاوی چیزیں چند روزہ ہیں۔ یہ حواس اور اندریوں کی طاقت کو گھٹاتی جاتی ہیں۔ سب سے لمبی عمر بھی بہت تھوڑی ہے۔ کوئی انسان دھن، بیٹوں اور عورت سے ہی خوش نہیں ہو سکتا۔ انسان بڑھاپے میں روتا ہے جب اُس کے روپیہ کا نقصان ہو جاتا ہے، جب اُس کی بیوی یا بیٹا مر جاتا ہے۔ جب اُسے کوئی لاعلاج بیماری لگ جاتی ہے۔ وہ رنج اور دُکھ کے سمندر میں گر پڑتا ہے۔ یم راج نے جب نچکیتا کو دُنیاوی چیزوں کا پرلوبھن دیا۔ تو وہ اُن میں نہیں پھنسا۔ اُس نے اصرار کیا کہ وہ امر آتما کا کبھی ضائع نہ ہونے والا آنند حاصل کرنا چاہتا ہے اور اُس نے اُسے یم راج کی ہدایات پر عمل کر کے حاصل کیا۔ تم ایک نفس پرست اگیانی انسان ہو۔ تمہارے پاس نہ دِویک ہے نہ سلیم عقل۔ تم دُنیا میں ڈوبے ہوئے ہو یہی وجہ ہے کہ تم اِن دُنیاوی چیزوں سے اُتنا لپٹ رہے ہو۔ تمہاری دماغی حالت واقعی قابلِ افسوس ہے۔ مجھے تمہاری حالت پر رحم آتا ہے بھگوان تمہیں سچی سمجھ اور شُدھ بُدھی دیں۔ اِس وقت تمہاری عقل اُلٹی ہے، اور تمہارے اُوپر دُنیا کا نشہ یا مستی چھائی ہوئی ہے۔ تم ایشوری تتو کا خیال تک بھی نہیں لا سکتے۔

ناستک:۔ اے آستک! اصول قدرت ہیں سب کچھ کی طاقت ہے پریم

اِیشور کی ہستی کو کیوں تسلیم کریں۔ قُدرت پیدا کرتی ہے قُدرت پرورش کرتی ہے۔ قُدرت ہی سب کچھ ہے۔ یہ دُنیا ایشور یا مالک کے بغیر چل سکتی ہے۔ قُدرت یا نیچر سارا اِنتظام کر سکتی ہے۔

آستک :۔ قُدرت خود مختار نہیں۔ وُہ تو مالک کی نوکرانی ہے۔ ایشور قُدرت کا مالک ہے۔ قُدرت یا نیچر اُس کی شکتی ہے۔ جو رِشتہ کُمہار کا مٹی سے ہے وُہی ایشور کا قُدرت سے ہے۔ ایشور پرکرتی یا قُدرت کو دیکھتا ہے وہ پرکرتی کو حرکت میں لاتا ہے۔ پھر پرکرتی اپنا کام شروع کرتی ہے جس طرح آگ سے گرمی جُدا نہیں۔ اُسی طرح شکتی ایشور سے جُدا نہیں جس طرح جلانے کی طاقت آگ کے اندر چھُپی ہوئی ہے۔ اُسی طرح شکتی ایشور کے اندر نہاں ہے۔

ناستک ۔ تُمہارے ایشور کے بڑے گُن کیا ہیں؟

آستک ۔ ایشور سروشکتیمان (سب طاقتوں کا مالک) سروگیہ (ہر شے کا علم رکھنے والا) سروویاپک (ہر جگہ موجود اور سرودیالُو (سب پر رحم کرنیوالا) ہے۔

ناستک ۔ اگر تمہارا اِیشور سروشکتیمان ہے تو کیا اُس میں یہ طاقت ہے کہ اپنی ہستی سے اِنکار کر دے؟ کیا وہ دو صفحے والے کاغذ کو ایک صفحے والا بنا سکتا ہے؟ کیا ایک آدمی کو اُس کے اپنے ہی کندھوں پر چھلانگ لگوا سکتا ہے؟ کیا وُہ آگ کو نیچے کی طرف جلا سکتا ہے؟ کیا وُہ سُورج سے ٹھنڈی کرنیں نِکال سکتا ہے؟ کیا وُہ بانجھ عورت کے بیٹے کو سات بچّوں کا باپ بنا سکتا ہے؟ اگر وُہ یہ سب کچھ نہیں کر سکتا تو وُہ ایشور نہیں ہو سکتا۔

آستک :۔ مَیں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ تمہاری عقل اُلٹی ہے۔ یہی

وجہ ہے کہ تم بے تکے اور بے معنی سوال پوچھ رہے ہو۔ جن لوگوں کا من روحانیت میں لگا ہوا ہے وہ ایک لفظ بھی فضول زبان سے نہیں نکالتے تم اپنی زندگی، طاقت اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ ایشور واقعی سروشکتیمان ہے۔ وہ آنکھ کے جھپکتے میں سب کچھ ناش کر کے پھر سے رچ سکتا ہے۔ اُس کی کرپا سے گونگا آدمی بولنے لگتا ہے اور ایک لنگڑا و اپاہج پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ اپنے اندر شردھا اور بھگتی پیدا کرو۔ اپنے شریر کو اُس کی سیوا میں لگاؤ۔ منشیہ کا جنم ملنا بہت مشکل ہے۔ اِس لئے اِسی جنم میں ہی گیان حاصل کرو۔ تمہارے سب سوال بیہودہ اور نامعقول ہیں بعض ایسے احمق بھی ہیں۔ جو اس قسم کے سوال کرتے ہیں کہ کوّے کے کتنے دانت ہوتے ہیں؟ ہاتھی انڈے کیوں نہیں دے سکتا؟ تم بھی اُن میں سے ہو۔ عقلمند بننے کی کوشش کرو۔ ست اور اَست میں تمیز کرنا سیکھو۔ فضول بحث اور بکواس چھوڑ دو۔ اپنے من کو بڑھاؤ۔ اِسے شدّھ اور نرم بناؤ۔

ناستک۔ تم کہتے ہو ایشور سب پر دیا کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ ایشور بڑا ظالم ہے۔ وہ بڑا بے انصاف ہے۔ وہ بعض آدمیوں کو بڑا امیر اور بعض کو بہت غریب بنا دیتا ہے۔ کسی کو اچھی صحّت دیتا ہے اور کسی کو پیدائش سے ہی بہت کمزور اور بدشکل بنا دیتا ہے۔

آستک۔ ایشور بالکل ہی انصاف کرتا ہے۔ وہ ایک خاموش ساکشی ہے۔ یہ دُنیا خاص قوانین کے مطابق چلتی ہے۔ ایک نظام ہے نیک کاموں کا اچھا پھل ملتا ہے۔ بدی کا انجام سزا ہوتا ہے۔ ایشور نہ کسی کو سزا دیتا ہے اور نہ ہی کسی کو انعام دیتا ہے۔ اِنسان اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے

جیسا کوئی بوتا ہے ویسا ہی وہ کاٹتا ہے۔ علت و معلول کا سلسلہ

جاری رہتا ہے۔ یہ قانون بڑا سخت ہے۔

ناستک۔ اچھا یہ بتاؤ کہ ایشور کو اِس دُنیا کے بنانے کی ضرورت ہی کیا پڑی تھی۔ جب وُہ پُورن کام ہے یعنی اُس میں سب خواہشات پُورن ہو چکی ہیں۔ تو اُس کے من میں سنسار کو بنانے کی خواہش کیسے پیدا ہو گئی؟

آستک۔ بعض لوگوں کو فرضی شکوک اور بحث مُباحثہ کے لئے اِس قسم کے سوالات پیدا کرنے میں بڑا آنند آتا ہے۔ مثلاً ایشور نے اِس دُنیا کو کیوں پیدا کیا؟ کرم کب شروع ہوئے؟ سنسار میں اگیان کیوں پیدا ہوا؟ پہلا اِنسان دُنیا میں کب پیدا ہوا؟ آتما میں اگیان کیسے آ سکتا ہے؟ جس کی خصلت ست چت آنند ہے۔ پراربدھ زیادہ بلوان ہے یا پُرشارتھ؟ اور اِسی قسم کے بہت سے سوالات وُہ لوگ دِماغی تفریح کے لئے کرتے ہیں یا اُن کی عادت ہی ہو جاتی ہے۔ کہ اِس قسم کے سوالات کریں اور دیکھیں کہ کیا جواب مِلتا ہے۔

ایسے سوالات رُوحانی راستہ میں ترقی کے لئے کوئی مدد نہیں دیتے نتیجہ صرف زبانی لڑائی جھگڑا یا اصلی مقصد سے اِدھر اُدھر گھومتے رہنا ہوتا ہے۔ فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔ یہ منفی سوالات ہیں بہت ہی باریک سوالات ہیں۔ جس کو سادھارن اوستھا میں اِنسانی دماغ حل نہیں کر سکتا۔ الفاظ محدود ہیں زبان غیر مکمل ہے۔ اِن کا حل اُس وقت ہو سکتا ہے۔ جب اِنسان ہتو انرگہر دھیان سے تینوں اوستھاؤں اور تینوں گُنوں کو عبور کر جاتا ہے۔ اپنے اصلی سرُوپ میں مستقر ہوتا ہے اور وِدرڑھ بھومی یا یوگ اَرُوڑھ حالت کو پہنچتا ہے کیونکہ محدُود عقل وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تمہیں اِن سوالوں کا جواب خود ہی مِل جائیگا۔ جب تُم آتما کا گیان حاصل کرو گے۔

جب برہم استھتی یا سہج اوستھا یا اپنی اصلی شدھ اور شاندار حالت حاصل ہوتی ہے۔ تو سب شکوک مٹ جاتے ہیں۔ سب گرہیں کھل جاتی ہیں سب گتھیاں سلجھ جاتی ہیں۔ جس وقت اس قسم کے شک لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں تو لوگ عموماً اپنے دماغ اور طاقت کو ضائع کرتے ہیں یہ جگیاسوؤں کو بہکانے کے لئے اور انہیں ایشور کے راستہ سے ہٹانے کے لئے من کا فریب یا داؤ ہے۔ اس لئے بڑے سخت سادھن، تیز ویراگیہ اور گہرے وویک کی ضرورت ہے۔

ناستک ۔ اگر ایشور سرو دیالو ہے۔ اگر وہ دیا کا سمندر ہے تو سنسار میں دکھ اور بیماریاں کیوں ہوتی ہیں؟

آستک ۔ سنسار میں دکھ ہی سب سے اچھی چیز ہے۔ دکھ آنکھوں کو کھولتا ہے۔ یہ درپردہ نعمت ہے۔ یہ تمہارے من میں دیا پیدا کر کے تمہارے من کو ایشور کی طرف لگاتا ہے یہ تمہاری قوتِ ارادی اور قوتِ برداشت کو بڑھاتا ہے۔ یہ تمہیں مایا کے پنجے یا مادہ کی حکومت سے بچ نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔

ناستک ۔ لیکن دنیا میں بدی یا برائی ہو ہی کیوں؟ کیا وہ ایک ایسی دنیا پیدا نہیں کر سکتا جس میں صرف شدھ آنند ہی ہو۔ دکھ اور سکھ کی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ کیا یہ اس کی سروشکتیمان خصلت کے برخلاف نہیں جاتا؟

آستک ۔ یہ سنسار نیکی اور بدی کی ملاوٹ ہے۔ یہ لازم و ملزوم ہیں۔ تم یہاں مخلص بے روک آنند اور خوشی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ سچا آنند تو تمہیں اپنے اندرونی آتما یا برہم میں ہی ملے گا۔ بدی کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے نیکی اور بدی ایک ہی سکّہ کی [illegible] طرفیں ہیں نیکی کو شاندار بنانے کے

لئے ہی بدی کی ہستی ہے۔ جو چیز ایک وقت بُری ہے وُہی کسی اور وقت اچھی ہو جاتی ہے۔ جو ایک شخص کے لئے بُری ہے تو دوسرے شخص کے لئے اچھی ہے۔ ایک بدمعاش آئندہ کا مہاتما ہے۔ اگر تم اُسے ایک سنت کی سنگت میں رکھو تو وُہ ضرور مہاتما بن جاوے گا۔ کیا تم نے رتناکر، جگئی اور مدھئی ڈاکوؤں کی زندگیوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ جب وہ نیک آتماؤں کی سنگت میں آئے تو وُہ بڑے اچھے سنت بن گئے۔ اِنسان کا شریر اُس کے نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے۔ اِس لئے اُسے اپنے اچھے اور بُرے کرموں کا پھل سُکھ اور دُکھ ضرور بھوگنا ہوگا۔ اگیان کا ناش کرو۔ فلسفہ کو سمجھو اور عقلمند بنو۔ تمہارے لئے اب ہی وقت ہے۔

ناستک ۔ بھائی آستک! مَیں تمہارا بہت مشکور ہُوں۔ تمہاری مؤثر اور مضبوط دلیلوں سے میرا من قدرے تمہاری طرف جُھک گیا ہے۔ لیکن ایشور کی ہستی کے لئے مجھے ابھی بہت پکّے ثبوتوں کی ضرورت ہے۔ ابھی تک مجھے اِس بات کا یقین ہوا ہے کہ اِس سنسار کو چلانے والی کوئی بڑی زبردست طاقت ہے۔

آستک ۔ ایشور یا برہم تو خود ہی اپنا ثبُوت ہے۔ ہمارا آتما ہی اِس ثبُوت کی بنیاد ہے۔ اِس لئے اِس کی ہستی ثابت کرنے سے پہلے ہی یہ بالکل عیاں ہے۔ کہ ایشور کی ہستی سے اِنکار کرنا ناممکن ہے۔ برہم کی ہستی سے اِنکار کرنا ہمارا اپنی ہستی سے اِنکار کرنا ہے۔ جو کہ بالکل بیہودہ سی بات ہے۔ برہم ہی تمام اصولوں، فرضی نکتوں اور عملی ثبوتوں کی بنیاد ہے۔

ناستک ۔ یہ بات تو میری سمجھ میں آ گئی۔ بلاشبہ ہم آتما کو دکھا نہیں سکتے۔ لیکن یہ ضرور ممکن ہو سکتا ہے کہ چند ایک دُنیاوی سچائیوں سے اُس کی ہستی کو

ثابت کریں۔ وہ سچائیاں میرے سامنے رکھو۔ تاکہ مجھے مکمل وشواس ہو جاوے۔

آستک - برہم کو جاننے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کا آتما ہے اور اپنی ہستی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہر پرانی میں یہ بھاؤ ہے۔ کہ "میں ہوں"۔ انسان یہ کبھی نہیں وچارتا کہ "میں نہیں ہوں"۔ یہی آتما جس کی ہستی کا سب کو گیان ہے، برہم ہے۔

ناستک - یہ تو آپ نے خوب کہا۔ یہ بات میرے دل لگتی ہے۔ اسے میں سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن مہربانی کر کے اور آگے بھی بتائیں یہی کافی نہیں۔

آستک - یہی آنکھیں بند کر لو اور ایک منٹ کے لئے وچارو کہ تم مر گئے ہو۔

ناستک - ہاں میں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ اب میں وچار کر رہا ہوں کہ میں مر گیا ہوں۔

آستک - اب تم کیا دیکھ رہے ہو؟

ناستک - میں یہ وچار کر رہا ہوں۔ کہ میرا مُردہ جسم زمین پر پڑا ہے اور میں اُسے دیکھ رہا ہوں۔

آستک - تم اپنی موت تصوّر نہیں کر سکتے۔ تم یہ نہیں سوچ سکتے کہ تمہارا جسم پھینک دینے کے بعد تمہاری ہستی نہیں رہتی۔ یہی بات صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ تم ہمیشہ ہی ساکشی یعنی دیکھنے والے ہو۔

ناستک - یہ بات بھی دل لگتی ہے لیکن مجھے عملی مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

آستک - دیکھو ناستک! میں تمہیں عملی مثال بھی دیتا ہوں۔ بعض دفعہ تمہیں خواب میں نظر آتا ہے کہ تم مر گئے ہو اور تمہارے رشتہ دار رو رہے ہیں۔

اُس فرضی موت کی حالت میں بھی تم دیکھتے ہو اور اُن کو روتے ہوئے سُنتے ہو۔ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ تم اُس کی موت کے بعد بھی زندگی قائم رہتی ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ امر تا آتما کا ضروری خاصہ ہے۔ جسمانی غلاف پھینک دینے کے بعد بھی تم زندہ رہتے ہو۔ وہ زندگی یا ہستی برہم یا آتما ہے۔

ناستک۔ آستک! یہ تو واقعی بڑی عجیب مثال ہے۔ ایشور یا آتما کی ہستی کے متعلق میرے شکوک دُور ہو رہے ہیں۔ اب مجھے روزمرہ کی زندگی کے تجربوں سے کچھ اور بات دو۔

آستک۔ ایک عورت اپنے مکان کی تیسری منزل سے نیچے گر پڑی نیچے تیز، نوکیلے پتھروں کا ڈھیر تھا۔ لازمی تھا کہ اُسے بہت سخت چوٹیں لگتیں لیکن وُہ بچ گئی اور دُنیا حیران ہو گئی۔ اُس نے خود کہا کہ میں نے سچ مچ غیب کے ہاتھوں کی مدد محسوس کی۔ اِس قسم کی مثالیں روزانہ زندگی میں عام نظر آتی ہیں۔

اور مثال لو۔ تم دیکھتے ہو کہ دُنیا کے بہترین ڈاکٹر ایک مرتے ہوئے بادشاہ کا علاج کرنے میں ناکامیاب ہوتے ہیں۔ تم نے ایسی مثالیں بھی سُنی ہونگی۔ جب نہایت ہی خطرناک اور لاعلاج بیماریوں میں مبتلا مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ سب لائق ڈاکٹر انہیں جواب دے چکے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اس بات کا صاف ثبوت ہے کہ ان تمام واقعات کے پیچھے ایشور کا ہاتھ ہے۔

ناستک۔ کیا مسئلہ تناسخ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

آستک۔ بعض لوگ اَسّی سال کی عمر میں مرتے ہیں بعض گو کمسن ہی

مر جاتے ہیں۔ بعض بتیس برس کی عمر میں اور بعض چالیس برس کی عمر میں
اس اختلاف کا کیا کارن ہے؟ سب کی عمر کا عرصہ کس نے مقرر کیا ہے؟
یہ ثابت کرتا ہے کہ کرموں کا مسئلہ اس کے پیچھے ہے کہ ایک ہی سرو شکتیمان
پرماتما ہے۔ جو جیوؤں کے کرموں کے پھل کا دینے والا ہے جو جیوؤں
کے کرموں کے پھل کے مطابق ان کی عمر مقرر کرتا ہے۔ جو کرموں اور ان
کے پھل کا تعلق جانتا ہے۔ چونکہ کرم جڑ ہے۔ یہ ان کے پھل سے مستثنیٰ
نہیں ہو سکتا۔

ناستک۔ اس جسم کو ایشور کا مندر کہا جاتا ہے کیا یہ بھی کسی طرح ایشور کی
ہستی کو ثابت کرتا ہے۔

آستک۔ ریل گاڑی کا انجن ایک سمجھ دار ڈرائیور کے بغیر نہیں چل سکتا اسی
طرح یہ شریر روپی انجن بھی ایک ہوشیار ڈرائیور یعنی ایشور کے بغیر نہیں چل
سکتا۔ شریر کی ہستی سے تم اس شریر روپی انجن کے ڈرائیور کی ہستی جان
سکتے ہو۔

دیکھو! اس شریر کے ذرہ ذرہ میں عقل اور سمجھ کا ظہور ہے۔ ناڑیوں
میں خون پمپ کر کے کون بھیجتا ہے؟ خوراک کو سرخ خون میں کون تبدیل کرتا
ہے؟ انتڑیوں میں ہاضمہ کا عمل کون کرتا ہے؟ پیٹ میں خوراک کو تحلیل
کون کرتا ہے اور فضلہ کو مقعد کے راستہ سے کون خارج کرتا ہے؟ نازک
آنکھوں میں مٹی وغیرہ گرنے سے روکنے کے لئے آنکھوں کی پلکوں کو کون
بند کرتا اور کھولتا ہے؟ جسم کی اندرونی مشینری کو خون میں سے ویریہ۔ دودھ
رس وغیرہ نکالنے کی طاقت کون دیتا ہے؟ ویریہ کے ذرہ کو کس نے طاقت
دی کہ وہ استری کے رحم میں لگ کر بچہ بن جاتا ہے؟ وہ جیو

جس کی قد و قامت ایک باریک بال کے کونہ کا دس ہزارواں حصّہ ہے کہاں سے وُہ طاقت حاصل کرتا ہے؟ جس کی مدد سے وُہ آہستہ آہستہ اپنے ماتا پتا کی شکل و صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ ماتا کے گربھ میں اُس کی پرورش کون کرتا ہے؟ ماتا کی چھاتی میں بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی دُودھ کون پیدا کرتا ہے؟

یہ اِنسانی مشین کتنی عجیب و غریب ہے۔ کِس طرح جسم کے تمام اعضا ایک دوسرے کے ساتھ مِل کر کام کرتے ہیں۔ گیتا میں یہ شریر "نَو دوار پُوری" یعنی نَو دروازوں والا شہر کہا گیا ہے۔ گرمیوں میں جسم کی کھال بہت ہی محنت سے کام کرتی ہے۔ تاکہ خُون کی تمام غلاظت کو پسینہ کے راستہ باہر نکال دے۔ تاکہ گُردوں کو جو سردیوں میں بہت زیادہ کام کرتے رہے ہیں آرام ملے۔ اسی طرح تمام اندرونی اعضاء اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں تاکہ جسم نشوو نما پائے۔

دماغ کے ماتحت تمام نظام اعصابی کا کام اور رنج و خوشی و غصّہ وغیرہ کا احساس دُنیا کے سب سے بڑے عجائبات میں سے ہے۔ دماغ کے اندر ایک بڑا بجلی گھر ہے، بیٹریاں، بٹن اور تاریں ہیں۔ اس کو چلانے والا انتریامی (الیشور) ہے۔ جو ہر چیز کو قابو میں رکھتا ہے۔ وہ نگہبان، حاکم اور مہیشور (مالک) ہے۔ ذرا دِل اور پھیپھڑوں کو دیکھو۔ جو براہِ راست دماغ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ یہ تینوں اعضائے رئیسہ کتنے حیران کُن ہیں۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا سائینسدان ان اجسام کو اپنی سائینس کے تجربہ کے کمرے میں جس کی بابت اتنی شیخی بگھارتے ہیں، بنا سکتا ہے؟ کِس طرح بغیر آرام کئے ہاضمہ کا عمل، خون کے دورے کا عمل وغیرہ جاری رہتے ہیں۔ دماغ میں کس

خوبصورتی سے مختلف مرکز مثلاً دیکھنے کا مرکز، سُننے کا مرکز، سونگھنے کا مرکز وغیرہ اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ واقعی اِنسان جسم کی نازک مشینری کے کام کو دیکھ کر عش عش کر اُٹھتا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ یہ عجیب و غریب مشینری صرف مادہ یا پرمانوؤں کی مِلاوٹ کا نتیجہ ہے۔ کِتنا بیہودہ اور مضحکہ آمیز ہے۔ یقیناً اُس کو کسی ایسے معمار نے بنایا ہے جو معمولی معماروں کی نسبت محل اور بنگلہ بناتے ہیں، بدرجہا زیادہ لائق، ہوشیار اور طاقتور ہے۔ وُہ معمار ایشور یا خُدا ہے۔ اُس کا نام کچھ رکھدو۔ اس سے فرق نہیں پڑتا۔

ناستک ۔ من اور اُس کے کام کے مُطالعہ سے ایشور کی ہستی کے ثبوت

دور

آستک ۔ جب تک ایک اصُول ایسا قایم نہ ہو۔ جو ماضی، حال اور مُستقبل سے یکساں اثر رکھے۔ یا ایک بالکل نہ بدلنے والا آتما نہ ہو جو سروویاپک ہو۔ ہم قوتِ حافظہ اور پہچاننے کی طاقت وغیرہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں کیونکہ ان کا من سے سمبندھ ہے۔ آتما وِچاروں سے علیحدہ اور اُونچا ہے کیونکہ خیالات کے لئے ایک ایسے اصُول کی ضرورت ہے۔ جو اُن کو ملاتا ہے۔ اس کے برعکس آتما بذاتِ خود ایک ایسا اصُول ہے جو خیالات کو ممکن بناتا ہے۔

من خیالات اور تھرتھراہٹ کا عضو ہے۔ یہ کسی طاقت کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ جو اُس کو استعمال کرے۔ جیو یا اِنسانی رُوح کا من پر قابو نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی آدمی کو من بُری طرح گُمراہ کر دیتا ہے۔ اس لئے کسی ایسی ہستی کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جو من کا حکمران اور چلانے والا ہے وہ انتریامی ہے

اب من کی طاقت پر غور کرو۔ کین اُپنشد میں پہلا منتر اس طرح شروع ہوتا ہے۔ "من کو کون چلاتا ہے؟" اس میں بھی ایشور ہی ہاتھ کا کھیل ہے۔ کیا ہمارا بھائی جو رُوح کے علم کا شائق ہے۔ اپنے تجربات اور علموں سے من کو بنا سکتا ہے۔ من کی طاقتیں مثلاً وِدیک۔ فیصلہ کرنے کی طاقت۔ وِبل کی طاقت۔ حافظہ اور وِچار کی طاقت۔ سمجھنے کی طاقت وغیرہ دیکھ کر ہم حیران ہو جاتے ہیں۔ سوائے ایشور کے اور کوئی ایسا طاقتور اور حیران کُن من نہیں بنا سکتا۔

ناستک۔ کیا تم قُدرت کے مطالعہ سے ایشور کی ہستی کے ثبوت پیش کر سکتے ہو۔

آستک۔ چٹانوں کی تہوں کے بیچ میں چھوٹے چھوٹے مینڈک چھپے رہتے ہیں۔ اُنہیں خوراک کون مُہیا کرتا ہے؟ پھلوں کے رس اور گُودے کو بیرونی ہوا سے مل کر سڑ جانے سے بچانے کے لئے چھلکا کس نے پہنایا؟ سال کو موسموں میں کس نے تقسیم کیا۔ ہمالیہ کے برفانی علاقوں میں اگوری گُنڈ میں اور دیگر برفانی مقامات میں برف کے نیچے پانی کو منجمد ہونے سے کس نے روکا تاکہ اُس کے اندر مچھلیاں آرام سے رہ سکیں؟ نائیٹروجن گیس کے چار حصّوں کو آکسیجن گیس کے ایک حصّہ کے ساتھ کس نے ملایا؟

کس کے حکم سے سُورج مقرّرہ وقت پر صبح ہی طلوع ہوتا ہے۔ اور شام کو غروب ہوتا ہے؟ سُورج کا فاصلہ زمین سے ۹۲۰۳۰۰۰۰ میل ہے۔ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ اتنے لمبے فاصلہ سے سُورج اس کرّہ زمین کے رہنے والے تمام جانداروں کو روشنی، گرمی، طاقت اور قوّت دیتا ہے۔ لاکھوں سُورج جو گنتی میں نہیں آسکتے آکاش میں سے بہت

بڑے ہیں جو ہمیں نظر آتا ہے لیکن ہمیں چھوٹے چھوٹے ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا فاصلہ ہمارے سُورج کی نسبت بدرجہا زیادہ ہے۔ روشنی کو ان ستاروں سے اِس زمین تک پہنچتے ہیں لاکھوں برس لگتے ہیں۔ روشنی کی رفتار فی سیکنڈ ۱۸۶۰۰۰ میل ہے۔

بہت سے ایسے ستارے ہیں جن کی روشنی ہم تک ابھی پہنچی ہی نہیں کتنا بڑا عجوبہ ہے۔ یہ تمام ستارے اور سیّارے کبھی نہ بدلنے والے مقرّرہ قوانین کے ماتحت دان، بدن۔ ماہ، بماہ اور سال، بسال مقررہ محوروں کے اندر آسمان میں گھومتے ہیں۔ ایشور بے انت ہے سُورج اُس کے بغیر چمک نہیں سکتا۔ آگ اُس کے بغیر جل نہیں سکتی۔

جنگلوں میں درختوں، پھولوں اور جھاڑیوں وغیرہ کو پانی کون دیتا ہے؟ وہ کونسا نظر نہ آنے والا ان تھک مالی ہے جو بغیر تنخواہ اور بغیر عوضانہ کے کام کرتا ہے؟ شیروں، چیتوں، پرندوں، مچھلیوں، پودوں اور کیڑوں مکوڑوں کی پرورش کون کرتا ہے؟ کیا بات ہے کہ انسانوں کے صرف انسان پیدا ہوتے ہیں۔ پرندوں کے پرندے۔ کُتّوں کے کُتّے گھوڑوں کے گھوڑے۔ ہاتھیوں کے ہاتھی، چیونٹیوں کے چیونٹیاں اور ریچھوں کے ریچھ۔ جو ہر طرح سے اپنے والدین کی صُورت کا عکس ہوتے ہیں۔ ایک ننّھے سے بیج سے ایک قوّی ہیکل بڑ کا درخت پیدا ہوتا ہے جو ہزاروں شخصوں کو پناہ دے سکتا ہے۔ اِسی طرح ایک چھوٹے سے بیج سے ایک بڑا آم کا درخت اُگتا ہے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں میٹھے پھل دیتا ہے۔ وہ کونسی طاقت ہے جو اِن درختوں کی پرورش کرتی ہے؟ وہ کونسی پوشیدہ عجیب وغریب طاقت ہے۔ جو دریا کے

ایک قطرے سے ایک ایسی شکل وجود میں لے آتی ہے جس کی آنکھیں ناک، دانت، کان، ٹانگیں، انگلیاں، ناخن، بال وغیرہ ہوں۔ وہ کونسی طاقت ہے جو ایک عظیم الشان درخت کو سبزہ، شاخوں، ٹہنیوں اور پھولوں سے بھرپور ہے ایک چھوٹے سے بیج میں سے نکالتی ہے؟

ناستک۔ بہت خوب! اچھا شری شنکر کی مشہور "ایک شلوکی" کا مطلب تو بیان کیجئے۔

آستک۔ دن کے وقت تمہیں روشنی کون دیتا ہے، سورج۔ رات کو جب سورج نہیں ہوتا تو روشنی کون دیتا ہے، چاند۔ ستارے اور لیمپ۔ جب سورج، چاند، ستارے اور لیمپ نہ ہوں۔ اُس وقت روشنی کون دیتا ہے، آنکھیں۔ جب آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ تو روشنی کون دیتا ہے، بُدّھی یا عقل۔ جب بُدّھی میں گندھلاپن آ جاتا ہے تو اُس نقص کو کون معلوم کرتا ہے۔ اہم یا میں۔ وہ "اہم" روشنیوں کی روشنی یا آتما یا لامحدود ہستی ہے۔

ناستک۔ گہری نیند کے مطالعہ سے ہم کیا معلوم کر سکتے ہیں؟ ویدانتی اکثر گہری نیند کا ذکر کرتے ہیں۔ نیند اور سمادھی میں کیا فرق ہے؟

آستک۔ نیند میں اندریاں، من اور وشئے نہیں ہوتے۔ پھر بھی تم انتہائی آنند اور سکھ محسوس کرتے ہو۔ جب کوئی چیز ہی موجود نہیں تھی۔ تمہیں آنند کہاں سے آیا۔ نیند کی حالت میں من برہم میں رہتا ہے اور یہ آنند برہم میں سے حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیند میں جب اور شخص موجود نہیں ہوتے۔ تو صرف "میں" ہی موجود ہوتا ہے۔

نیند میں تم اودیا سکھ حاصل کرتے ہو تم میں اور آتما میں ایک پردہ

ہوتا ہے۔ تم لاعلمی کی عالت میں جاگنے لگتے ہو۔ اس کے بر عکس سماوھی میں تمہیں آتما کا گیان ہوتا ہے۔ چونکہ پردہ کوئی نہیں ہوتا۔ تم آتما کا آنند براہِ راست محسوس کرتے ہو۔ اگیان سماوھی میں ناش ہو جاتا ہے۔

ناستک۔ لیکن کیا آتما کی کوئی ہستی ہے؟ کیا تم اُس کے لئے بہت ہی سادہ لیکن مؤثر ثبوت دے سکتے ہو؟

آستک۔ تم روزمرّہ کی زندگی میں کہتے ہو" میرا جسم"۔ "میرا پران"۔ "میرا من"۔ "میری اندریاں" یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ آتما، شریر، من، پران اور اندریوں سے بالکل مختلف ہے۔ من اور جسم تمہارے نوکر یا ہتھیار ہیں۔ یہ تم سے اتنے ہی باہر اور جُدا ہیں، جتنے کرسیاں، پیالے اور کپڑے وغیرہ۔ تم اپنے جسم کو ٹھیک اسی طرح تھامے ہوئے ہو، جس طرح تم اپنے ہاتھ میں ایک لمبی چھڑی پکڑتے ہو۔ تم اس جسم کے مالک ہو۔ یہ جسم تمہاری چیز ہے۔ اس پر تمہارا قبضہ ہے۔ شریر، اندریاں اور من وغیرہ آتما نہیں۔ بلکہ یہ سب آتما کے مقبوضات ہیں۔

ناستک۔ میرے پیارے آستک! اب میری تسلّی ہو گئی ہے۔ اب تک میں دھوکے میں تھا۔ میں جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں تمہارا بہت ہی ممنون ہوں۔ کیونکہ تم نے اپنے قیمتی، زبردست اور مؤثر روحانی اُپدیش سے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ تم کو میں عاجزانہ اور مؤدبانہ پرنام کرتا ہوں۔ تم میرے گورو اور بچانے والے ہو۔ اب کرپا کر کے اس امر آتما کو حاصل کرنے کا راستہ بتاؤ۔

آستک۔ من کو شُدّھ کرو۔ اندریوں کو بس میں کرو۔ شرتیوں کو سُنو سوچو اور وِچار کرو۔ تم کو آتم گیان حاصل ہو جاوے گا۔

اِس کے بعد ناستک نے بڑا بھاری تپ کیا۔ دھیان جمایا اور آخر کار جیون کا پرم آنند حاصل کیا۔ اب وہ آستک کو اِن الفاظ میں مخاطب کرتا ہے۔

ناستک۔ اے آستک! اے میرے پوجیہ گورو!! آپ کو ہزار بار پرنام آپ نے مجھے اِس خوفناک سنسار سے بچا دیا ہے۔ اب میں آتما میں خوش ہوں۔ اب میرے لئے آتما ہاتھ میں پکڑے ہوئے آم کے پھل کی مانند ہے۔ میں صرف آتما ہی کو ہر جگہ دیکھتا ہوں۔ برہم کی شان بیان سے باہر ہے میرے تمام شکوک، خوف، رنج، تکالیف، دُکھ وغیرہ بالکل ہی دُور ہو گئے ہیں۔ میرا کوئی شریر نہیں، من نہیں۔ میں سروویاپک گیان ہوں میں مجسّم روشنی ہوں۔ شودہم، شودہم، شوکیولوہم۔ شدھوہم کوئی الفاظ اس روشنی کی حالت کو ٹھیک طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ اے مجھے روشنی دینے والے اور مجھے بچانے والے! آپ کو بار بار پرنام کرتا ہوں۔

آستک۔ اے ناستک! ہمیشہ ہی اِس پرم شانتی کی حالت میں قائم رہو۔ اب دیش میں گھومو اور اِس پرم گیان کو دیش کے کونہ کونہ میں پھیلاؤ سنسار کی دلدل سے اپنے بھائیوں کو نکالو۔ اب تم اُلٹی عقل والے ناستک نہیں ہو۔ اب تم ایک پوتر جیون مُکت ہو۔ تم گیانانند سرسوتی ہو۔

گیانانند ——— میرے پوجنیہ پربھو! میں آپکا حکم مانونگا۔ آپ کو پھر پرنام کرتا ہوں +

(اوم شانتی شانتی شانتی)

(۱)

کہاں کا پردہ کِدھر ہے مخفی کب اُس کا چہرہ نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہ کا ہے، وگرنہ کب وُہ حجاب میں ہے

(۲)

دیکھی نہ کوئی جا کبھی تیرے جلوہ سے خالی
جس سمت نظر اُٹھ گئی بس تُو نظر آیا

(۳)

جب جی میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تُو ہے
پھر دل سے دُور کب ہو، قُرب و حضُور تیرا

(۴)

سجدہ میں گر پڑوں تو پھر اُٹھنا مُحال ہے
سر کو اُٹھاؤں کیونکہ ہر رگ میں یار ہے

(۵)

تھی دُوئی جب تک نظر آتی تھیں لاکھوں صُورتیں
سب میں جب دیکھا اُسی کو، تفرقہ جاتا رہا

(۶)

دادو دُوسر کو نہیں دُوسر من کی دَوڑ
دوڑ ہی سلنسا گیا وُست کٹھور کی کٹھور